سوال

مسجد میں داخل ہو کر اونچی آواز سے سلام کرنا کیوں ضروری ہے ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان جب بھی اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے اسے چاہیے کہ سلام کرے۔ یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے سلام کرنے کی بہت زیادہ تاکید کی ہے حتی کہ فرمایا:

إذا لقیَ أحدُکُم أخاہ فلیُسلم علیہ، فإن حالت بینھما شجرۃٌ أو جِدارٌ أو حجرٌ، ثم لقیہُ، فلیُسلم علیہ (سنن أبی داود، الأدب: 5200)

جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے۔ پس اگر ان کے درمیان کوئی درخت، دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر دوبارہ ملے، تو بھی سلام کہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حَقُّ الْمُسلِمِ عَلَى الْمُسلِمِ سِتٌّ قِيلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ؟، قَالَ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ (صحیح مسلم، السلام: 2162)

مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں (سب سے پہلا حق بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اسے (دوسرے مسلمان کو) ملے تو سلام کرے۔

اس لیے انسان جب مسجد میں جائے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے۔

اگر مسجد میں بیٹھا شخص نماز نہیں پڑھ رہا تو وہ بول کر سلام کا جواب دے گا اور جو نماز کی حالت میں ہو وہ ہاتھ کے اشارے سے جواب دے سکتا ہے، نماز ختم ہونے کے بعد اگر سلام کرنے والا موجود ہو تو اسے بول کر وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ دے، اگر وہ جا چکا ہو تو اشارہ ہی کافی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مسجد) قباء میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ (اس اثنا میں آپ ﷺ کے پاس) انصار آگئے۔ وہ آپ کو سلام کہتے تھے جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کس طرح جواب دیتے ہوئے دیکھا، جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ لوگ آپ کو سلام کہتے تھے؟ انہوں نے کہا: اس طرح اور اپنی ہتھیلی پھیلائی۔ (سنن أبی داود، الصلاۃ: 927).

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ